انکو بنا رہا ہے جسمیں آپنے صاف طور پر قسم لینے اور اُسکے مقابل میں کرامت دکھانیسے انکار کیا ہے اور اپنے منکروں اور مخالفوں کو اپنے سامنے بلانیسے معافی دیکر یہ کہدیا ہے وہ اپنی جگہ پر اور میں اپنی جگہ پر خدا کی جناب میں دعا کریں اور اُسکے بدلے۔ کسی قسم کا عذاب دکھانیسے دست بردار ہو کر صرف یہ دعویٰ کیا ہے کہ میری تائید میں کوئی نشان فوق العادت ظاہر ہو گا۔ چونکہ یہ اشتہار آپکا آخری اشتہار ہے لہذا اس نے آپکی اس دعوت بالمشافہ قسم کو جسمیں آپنے رسالہ سراج المنیر کے صفحہ ۹۶ میں نو اشخاص۔ اس خاکسار۔ سر سید۔ مولانا و شیخنا سید محمد نذیر حسین صاحب وغیرہ کو مخاطب کرکے حکم دیا تھا کہ قادیان میں آویں۔ اور دو گھنٹہ تک خاموش رہکر میرا وعظ سنیں اسکے بعد قسم کھائیں پھر اکتالیس دن میں عذاب کا مزہ پاویں منسوخ کر دیا ہے۔ اب تو کس و ناکس کو معلوم ہو گیا۔ اور عموماً کہا جاتا ہے کہ آپ کوئی عذاب نہیں دکھا سکتے۔ اسلئے آپ اشتہار ۱۹ مئی ۱۸۹۷ء میں بظاہر سب کو حاضرین سے اور بالمشافہ قسم کھانے سے معافی دیتے ہیں۔ اور در حقیقت خود معافی چاہتے ہیں۔ دیکھئے آئندہ کیا الہامی حکم ہوتا ہے۔ غائبانہ قسم کھانے کا جواب ہم صفحہ ۳۲ میں دینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔

الہامی قاتل و خونی مسیح کی استتار بعد فرار کے چند مفترانہ اسرار کا اظہار

(جس میں رسالہ استغناء اور سراج المنیر کا جواب ہے)

الہامی قاتل و خونی مسیح نے جب دیکھا کہ متعدد اشخاص نے اُسکی پیشگوئی متعلق قتل لیکھرام کی جھوٹی ہونے پر قسم کھانیکا عزم بالجزم کر لیا ہے اور اس قسم پر اُسکی ڈرکی عذاب کو گیدڑ بھبکی سمجھ لیا۔ اور اس سے کوئی نہیں ڈرا۔ اور اُسکے یا اُسکے ملہم (معلم الملکوت) کی اختیار میں کوئی عذاب نہیں ہے جو قسم کھانیوالوں پر نازل ہو۔ اور اس سے اُسکی نبوت یا ولایت قائم رہ سکے تو آپنے قسم لینے سے فرار و استتار (پردہ نشینی) کو اختیار فرمایا۔ اور ظاہراً اسکا بہانہ یہ بنایا کہ یہ لوگ ہماری شرطوں کو نہیں مانتے۔ لہذا ہم بخوف خدا انکے خطاب سے منہ پھیرتے ہیں۔ اور اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے۔ اور اس فرار و استتار سے اس بیت کا مصداق بنکر دکھایا ہے

زاہد نداشت تاب وصال پری رخاں ؎ کنجے گرفت وترس خدا را بہانہ ساخت

پھر آپکو یہ خیال آیا۔ کہ اس سکوت وگوشہ نشینی سے ہمارا کام نہیں چلیگا۔ اس سے پیشگوئی مذکور کو جھوٹا سمجھا جاویگا۔ از ان اُلّو ؤنکا (جو اس قسم کی پیشگوئیوں کو سچا سمجھکر ہمارے دام میں پھنسے ہوئے ہیں) وڑیا خالی ہو جائیگا۔ پھر سونا موتی۔ روپیہ پیسہ کہاں سے آویگا اور قوت لایموت وسامان حفظ موت کون بہم پہنچائیگا یہ سوچکر آپنے اس پیشگوئی کو سچا بنانے اور اس ذریعہ سے ان لوگوں کو دام میں پھنسائے رکھنے کیلئے یہ مخفی تدبیر نکالی۔ کہ ۴۸ صفحہ کا ایک رسالہ کا نفیڈنشل (مخفی)# طور پر خاص خاص لوگوں میں جو آپکے مرید ہیں یا ایسے مسلمان جو آپکے عقائد کفریہ ومکائد الحادیہ اور تصنیفات پر از تلبیسات سے آگاہ نہیں متداول کیا۔ اور اسمیں اس پیشگوئی کے صادق ہونیکے اُن وجوہات کو جنکے پورے پورے جوابات ہم نمبر (۲) جلد ہذا میں دیچکے ہیں درج کرکے ان لوگوں سے یہ استفتا وسوال کیا ہے۔ کہ وہ اس پیشگوئی کے صادق ہونے کی شہادت دیں۔ اور اپنے اپنے دستخط ومواہیر اُسپر ثبت کریں اس تجویز کی جرأت آپکے اس امید پر ہوئی کہ آپکے زعم میں آپ کے آٹھ دس ہزار چیلوں اور پوجاریوں میں بہت لوگ ایسے ہیں کہ وہ بے سوچے بن سمجھے آپ کی ہر ایک بات پر* واہ سبحان اللہ کہدیتے ہیں آپ دن کو رات کہیں تو وہ ستارے بتانے اور گنوانے کو طیار ہو جاتے ہیں وہ اس استفتا پر بلا فکر وتامل دستخط کر دینگے۔ اور اُنکو دیکھ کر صدہا ناواقف مسلمان بھیڑ چال اختیار کرکے پھنس پڑینگے کیونکہ دنیا میں ایسے سمجھدار کم ہیں جو اپنی عقل اور تحقیق سے لیں اور بھیڑ چال نہ چلیں اس صورت سے وہ دام افتادہ اس پیشگوئی کو سچا سمجھتے رہیں گے اور دام سے نہ نکلیں گے۔

از آنجا کہ الہامی قاتل وخونی مسیح اسلام اور مسلمانوں کا پکا دشمن ہے اور اُنسے اپنے پیشگوئیوں کی صداقت منواکر انکو اپنا حامی اسلام ہونا جتا کر انکو اپنے دام میں لانا اور اُنکے مال مارنا چاہتا ہے۔ اور اکثر مسلمان اسکے مکائد وتزویرات سے واقف نہیں ہیں۔ لہذا انجمن

[illegible]

* جب جناب سفیر المعظم کسی مصلحت کیوجہ سے قادیان پہنچے تو وہاں الہامی قاتل کی مجلس میں آپنے ترکوں کی صنعت و مضمون بیان میں ترکی ٹوپی کی تعریف کی الہامی قاتل صاحب بھی ٹرکی کی تعریف میں سفیر صاحب کے ہم سفیر ہو گئے تو آپنے ہر دو گز جو جو اری اٹھیتے تھے انہوں نے اسکو بھی الہام سمجھا اور اسپر سبحان اللہ کا نعرہ بلند کیا جس سے سفیر صاحب کو دنگ حیرت ان کی کورانہ تقلید پر کمال التعجب پیدا ہوا جسکو انہوں نے لاہور دوستوں کے سامنے ظاہر کیا۔ م

۵ اگر بہبند کہ نابینا و چاہ است ٭ اگر خاموش بنشینم گناہ است ٭ محض حسبۃً للہ وخالصًا لنصحًا لخلق اللہ مسلمانونکو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس مکار کے اس دام تزویر سے بچیں اسکے دعوی حمایت اسلام سے دہوکہ میں آ کر بے سوچ بن سمجھی اُسکے استفتا پر دستخط نہ کرین اور اس بیت پر عمل کرین ۵ دام ہیں زر کے اگر موتی کا دانہ ہوگا ٭ جو نہ اس دام میں آئیگا تو دانا ہوگا۔

اور اس پیشگوئی کو پرکھنے اور اُسکی وجوہات مفروضہ رسالہ واستفتا مذکور کو جانچنے کیلئے ہمارے رسالہ نمبر ۱۔ لغایت ۳ جلد ہذا کو ملاحظہ کرین۔ اسمیں اسکے جملہ وجوہات کا جواب دیا گیا ہے۔ اور دلایل قطعیہ سے اس پیشگوئی کا جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

یہ رسالہ اہل وسعت کو بقیمت عہ اور ۸ ر۔ اور غریب مسلمانون کو اُنکی یا اُنکے کسی دوست کی شہادت واعتبار پر بطور عاریت اشخاص ومقامات ذیل سے ملسکتا ہے۔

(۱) دفتر اشاعۃ السنہ لاہور۔ وبٹالہ۔ (۲) شیخ فتح محمد صاحب گجرات محلہ خوجگان (۳) شیخ عبدالعزیز صاحب سوداگر بوٹ فروش امرتسر کٹرہ گھنیان (۴) میان الٰہی بخش صاحب کتب فروش لاہور کشمیری بازار (۵) حاجی گل محمد صاحب وقاضی سلیمان صاحب پٹیالہ۔ (۶) منشی ومولوی سعد اللہ صاحب ڈرائنگ ماسٹر لودھیانہ ہائی سکول۔

اس رسالہ واستفتا میں الہامی قاتل کی غرض مذکور کے علاوہ کئی اور مقتریانہ راز واسرار بہی ہیں جنکا افشاء واظہار ضروری ہے۔ اور اُنکے طرف پبلک اور گورنمنٹ کو توجہ دلانا لازم ہے۔ وہ وہی رسالہ استفتاء کا جواب ہے۔

ازانجملہ اول یہ ہے۔ کہ آپنے رسالہ کے صـ۳ میں کہا ہے۔ کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے ایک خط میری طرف بہیجا ہے۔ جسمین انہوں نے لکھا ہے کہ "مین نے اپنی نیک نیتی سے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی" پھر خاکسار کو اس قول کی تفسیر اپنی طرف سے بایں الفاظ کی ہے۔ یعنی لیکھرام کی موت صرف ایک تفاقی امر تھا جسمین خدا کا کچھ دخل نہیں " اور پھر کہا کہ مولوی صاحب نے اسبات پر زور دیا ہے کہ کیون یہ امر ثابت شدہ مان لیا جائے کہ پیشگوئی سچی ہوئی۔ اور کیون یہ قبول نہ کیا جائے

کہ یہ ایک اتفاقی موت ہے۔ جو پیشگوئی کے زمانہ میں وقوع میں آگئی ؟؟

خاکسار کہتا ہے۔ اس مقام میں جو فقرہ زیر خط ہے وہ بیشک خاکسار کا قول ہی اور جو لفظ یعنے سے اسکی تفسیر کی ہے۔ اور جو بات اُسکے بعد کہی ہی وہ سراسر مجھ پر افترا ہے جسکا سرا اور اس سے آپکا دلی مقصود یہ ہے۔ کہ آپ خاکسار کو بحسب اتفاق اس پیشگوئی کی وقوع کا قائل بناوین اور عام مسلمانونکو یہ جتا دین۔ کہ یہ شخص باوجود مخالفت کلی اس پیشگوئی کی اپنے وقت پر صادق اور واقعہ ہونیکا قائل ہوگیا ہی۔ گو اُسکو ایک اتفاقی امر سمجھتا ہی تا کہ یہ سُنکر وہ لوگ مجبور ہوجاوین اور وہ اس پیشگوئی کی تصدیق کر کے اس اشتہار پر اپنے اپنے دستخط ثبت کردین۔ اور درحقیقت میری اس فقرہ زیر خط کی یہہ تفسیر نہین ہوسکتی یعنے اس فقرہ میں اس پیشگوئی کی سچی ہونے کی نفی کی ہی۔ اور یہ تفسیر اس پیشگوئی کی صادق اور واقع ہونیکا (گو بحسب اتفاق ہو) اثبات کرتی ہی۔ پھر وہ اُسکی تفسیر کیونکر ہوسکتی ہی۔

ناظرین غور کرین اور داد انصاف دیکر کہین کہ آپنے میرے فقرہ مذکور کی تفسیر کی ہے یا اسمین تحریف کی ہی۔ مین تو یہ کہون کہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ جسکی صاف اور صریح معنے یہ ہین۔ کہ وہ اپنے وقت پر واقع نہین ہوئی۔ اور نہ اپنے مضمون کے مطابق وقوع میں آئی ہی چنانچہ نمبر ۲ جلد ہذا مین بصفحہ ۳۷ وغیرہ اس معنے کی بخوبی تشریح ہوچکی ہی۔ اور آپ اسکی یہ تشریح و تفسیر کرین۔ کہ یہہ پیشگوئی اپنی زمانہ میں اور اپنے وقت کی اندر حسب اتفاق واقعہ ہوگئی ہی دروغ گویم بروئے تو۔ کی مثل سُنا کرتے تھے مگر اسکا پورا عمل آپنے یہ تفسیر کر دکھایا ہی مصرع ع چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد۔ زبان زد خلایق ہی۔ مگر ہمنے اسکا پورا مصداق آپ ہی کو پایا ہے۔

دوم۔ اپنی رسالہ کے صـ۱۲ مین آیت وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم نقل کرکی اُسکی تفسیر مین کہا ہی۔ یعنے صادق کی نشانی یہ ہی۔ کہ اُسکی بعض پیشگوئیان پوری ہوجاتی ہین۔ بعض کی شرط اسلیئے لگائی گئی ہی۔ کہ وعید کی پیشگوئیون میں رجوع اور توبہ کی حالت مین عذاب کا تخلف جائز ہے گو کوئی بھی شرط نہو۔ جیسا کہ قوم یونس کیلیئے ہوا۔

خاکسار کہتا ہی۔ اس قول مین آپنی خدا اور اُسکے رسول پر افترا کیا ہی۔ جسکا سرا اور اس سے

آپکا مقصود یہ ہے۔ کہ آپ کی پیشگوئیاں جو کھلم کھلی جھوٹی نکلی ہیں (جیسے تولد فرزند آسمانی بشیر عنموائیل میعاد نو سال ہیں۔ اور وفات عبداللہ آتھم اندرون میعاد پنج ماہ و پچیسال اور وفات شوہر ثانی منکوحہ آسمانی (الہامی وغیرہ) اُنپر پردہ پڑ جائے۔ اور انکی نظیر انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیون میں نکل آوے۔

اور درحقیقت یہ آپکا خدا پر اور اُسکے تمام رسولوں پر افترا ہے۔ رسولونکی پیشگوئیون اور دوسرے لوگون کی پیشگوئیوں میں جو جفر یا نجوم۔ یا جوتش وغیرہ سے کرتے ہیں یہی فرق ہے کہ رسولونکی لاکھ بلکہ جملہ پیشگوئیون میں سے ایک بھی جھوٹی نہیں نکلتی بخلاف اَور لوگون کے کہ انکی بعض پیشگوئیاں جھوٹی بھی نکلتی ہیں۔ اور اس آیت کی جو تفسیر آپ نے کی۔ وہ بھی سراسر افترا و تحریف ہے۔ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے مومن آل فرعون کا (جو فرعونیون سے ڈر کر اپنے ایمان کو چھپاتا تھا اور اُنکے سامنے صاف صاف الفاظ میں حضرت موسےٰ کی تائید نہ کرسکتا تھا) قول نقل کیا ہے جسکا پورا ترجمہ یہ ہے۔ کہ فرعون کے لوگوں میں سے ایک شخص جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا بولا۔ کیا تم ایک ایسے آدمی (حضرت موسے) کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے۔ کہ میرا رب اللہ ہے

وقال رجل مؤمن من ال فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینٰت من ربکم وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم۔ (سورہ مومن۔ ع ۴۔)

حالانکہ وہ تمہارے پاس نشان (ید بیضا و عصا وغیرہ) بھی لایا ہے۔ اب اگر وہ (دعوے نبوت میں) جھوٹا ہے۔ تو اُسکے جھوٹ کا وبال اُسپر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو تمکو بعض (کچھ) عذاب جسکا وہ وعدہ کرتا ہے پہنچ رہیگا۔

اس قول میں اس مومن کا فرعونیوں کو صرف بعض عذاب کے پہنچنے سے ڈرانا یا تو اسوجہ سے ہے کہ وہ فرعونیون سے ڈر کے بقدر عذاب سے ڈراتا تھا۔ پورے پورے عذاب کا ڈر نہیں سناسکتا۔ وہ کہتا ہے کہ اگر حضرت موسےٰ صادق ہیں تو کم سے کم کچھ تو عذاب تمکو

فلا اقل من ان یصیبکم بعضہ وفیہ مبالغۃ فی التحذیر واظہار للانصاف وعدم التعصب ولذلک قدم کونہ کاذبا او یصیبکم ما یعدکم من عذاب الدنیا وھو بعض مواعیدہ کانہ خوفہم بما ھو اظہر احتمالا عندھم۔ (بیضاوی ص۲۵۶ جلد ۲ ومثلہ فی فتح البیان ص۲۰۱ جلد ۸ والجلالین ص۳۹۳ والمعالم ص۲۷۹ والتفسیر الکبیر ص۳۱۲ جلد ۷)

پہنچ رہیگا۔ اسمیں مخاطبون کے نزدیک اسکا منصف اور غیر متعصب ہونا ثابت ہوتا ہی اسی ڈر کیوجہ سے اور بے تعصبی جتانے کی غرض سے اُسنے حضرت موسےٰ کے کاذب ہونے کا احتمال پہلے ذکر کیا۔ اور صادق ہونے کا پیچھے۔ یا اس کی مراد یہ ہے کہ یہ شخص حضرت موسے اجو دنیا وآخرت وونو جگہ کے عذاب سے ڈراتا ہی سچا ہے تو عذاب دنیا تمپر آجائیگا۔ جو اُسکے بتائے ہوئے عذابونکا کچھ حصہ ہے۔ اس حصہ عذاب دنیاوی سے انکو اسلئے ڈرایا کہ انکے اعتقاد میں (جو قیامت کے منکر ہیں) اس دنیا کے عذاب کا ظاہر احتمال تھا۔ جو آخرت کے عذاب کا نہ تھا۔ اسلئے انکو دنیا کے عذاب سے ڈرایا۔ آخرت کے عذاب کا ڈر نہ سنایا۔ یہی معنے اس آیت کی عامہ تفاسیر بیضاوی۔ معالم فتح البیان۔ تفسیر کبیر۔ جلالین۔ وغیرہ میں بیان کئے ہیں۔ اور کسی کتاب اسلامی چھوٹی یا بڑی نئی یا پرانی میں اس آیت کے یہ معنے نہیں لکھے۔ اور نہ اس آیت سے مفہوم ہوسکتے ہیں۔ کہ اسمیں خدا تعالےٰ نے صادقون کی پیشگوئی کی نشانی بتائی ہے۔ کہ وہ بعض سچے ہوتے ہیں اور بعض اُڑ جاتے اور جھوٹے نکلتے ہیں جبکے مخاطب ڈر جائیں یا توبہ کریں۔

یہ بات کسی اور آیت یا حدیث سے بھی ثابت نہیں ہوتی جیسے اس آیت سے مفہوم نہیں ہوتے۔ اور قطعی موعود عذاب کسی قوم سے کبھی نہیں ٹلا۔ خواہ کتنا ہی اس عذاب کا خوف پیدا ہوا ہو۔ اور کیسا ہی اُنھون نے رجوع و توبہ اظہار ایمان کیا ہو۔

قوم یونس کا جو الہامی قاتل بار بار اپنی تصانیف میں ذکر کرتا ہے اسمیں وہ عقل و نقل وحیا سب کا مقابلہ کرتا ہی حضرت یونس کی قوم کو خدا کیطرف سے قطعی عذاب کا وعدہ

نہ دیا گیا تھا۔ اسلئے انکا عذاب اُنکی توبہ سے ٹل گیا ہے۔ اور آثار دیکھنے کو بعد اُنکا ایمان
مقبول ہوگیا۔ اسکی تفصیل ہم رسالہ نمبر ۲ و ۳ و ۴ جلد ۱۶ میں صفحہ ۵۶ سے صفحہ ۱۰۱ تک کر چکے ہیں۔

الہامی قاتل بڑا دلیر اور بڑا بہادر شیر ہے۔ کہ ہماری تحریر و دلائل کے جواب سے
تعرض نہیں کرتا۔ اور بار بار حضرت یونس کی قوم سے عذاب ٹل جانے کا ذکر تحریر میں لاتا ہے۔
اور اپنے احمق اور اُلو اتباع بہکاتا ہے۔

سوم اس رسالہ کے صفحہ ۵ و ۶ و ۷ میں آپنے لیکھرام کے پانچ خط نقل کر کے آخری معاہدہ
کا یہ خلاصہ بیان کیا ہے۔ کہ جو پیشگوئی الہامی صاحب بیان کرینگے وہ سچی نکلے گی تو پنڈت لیکھرام
اسلام قبول کریگا۔ ورنہ الہامی صاحب آریہ دہرم قبول کرینگے۔ یا تین سو ساٹھ ۳۶۰ روپیہ جرمانہ
دینگے۔ خاکسار کہتا ہے۔ کہ ان پانچ خطوں کو بالفاظہا نقل کرنا اور اس آخری معاہدہ کا
جو مدار کار ہے۔ صرف خلاصہ بیان کرنا الہامی صاحب کی قدیم چال کیطرف نظر کرنیسے یقین دلاتا ہے
کہ یہ خلاصہ بھی افترا سے خالی نہ ہوگا۔

مگر ہم اسمقام میں اس خلاصہ کو صحیح تسلیم اور فرض کر کے اُسکے متعلق دو باتوں کیطرف
توجہ دلاتے ہیں۔ ایک کی طرف اہل اسلام کی پبلک کو۔ دوسری طرف گورنمنٹ کو۔

اہل اسلام کی توجہ کے لایق اس فیصلہ میں الہامی صاحب کا یہ اقرار ہے کہ اگر پیشگوئی
الہامی حسب منشا کی سچی نہ نکلیگی تو الہامی صاحب آریہ دہرم کو قبول کر کے آریہ بن جائینگے۔ یا تین سو ۳۶۰
ساٹھ روپیہ جرمانہ دینگے۔ (جسکو آریہ اپنی دہرم کی اشاعت میں خرچ کرینگے) یہ مصرف اگرچہ
اپنے اس فیصلہ میں بیان نہیں کیا۔ مگر عبداللہ آتہم کی فیصلہ میں جو اسکا ہمرنگ ہی یہی مصرف
بیان کیا ہی چنانچہ آپکے رسالہ حجت الاسلام کے صفحہ سے اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۱۵ کی صفحہ ۲۲۳
میں منقول ہوا) یہ اقرار صاف مشعر ہے کہ الہامی صاحب کو دین اسلام کے حق ہونیکا یقین
نہیں ہے۔ اور اُسکا دعوےٰ اسلام محض منافقانہ دعوےٰ ہے۔ کسی صادق الاسلام مسلمان اور یقینی
الایمان مومن سے ہرگز ممکن و متصور نہیں کہ وہ کسی عیسائی یا یہودی یا ہندو کو بطور شرط

یہ کہدے کہ اگر میری فلان بات سچی نہ نکلے تو مین اسلام چھوڑ کر عیسائی یا یہودی یا ہندو بن جاؤنگا۔ جو مسلمان ایسا کہے اور ایسا وعدہ آئندہ کے لئے کرے وہ دم نقد اور فی الحال کافر ہو جاتا ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل و دلیل اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۱۵ مین صفحہ ۲۳۴ سے صفحہ ۲۴۲ تک ہو چکی ہے۔

گورنمنٹ کی توجہ کے لائق اس فیصلہ مین الہامی صاحب کا یہ بیان ہے کہ لیکھرام نے الہامی صاحب سے ایسے نشان اور پیشگوئی کا سوال کیا تھا جسکو دیکھکر وہ مسلمان ہو سکے اور ایسا نشان نشان طلب کرنے والے کی نیت و مراد مین اسکی موت نہین ہو سکتی۔ اپنی موت کو کون دیکھ سکتا ہے اور اسکو دیکھکر وہ ایمان کب لا سکتا ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ موت کی پیشگوئی کے نشان نمائی کیلئے پنڈت کیطرف الہامی صاحب کو اجازت نہ تھی۔ اور جو الہامی صاحب نے مشہور کر رکھا ہے اور اپنے کئی اشتہارات مین مشتہر کیا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی پنڈت کی اجازت سے کیگئی تھی محض دروغ و مغالطہ ہے لہذا۔ اب گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اس پیشگوئی کو اجازت پنڈت کے بغیر قرار دیکر اسکا نوٹس لے۔ اور اسکو زیر دفعہ ۵۰۸ تخویف مجرمانہ مین داخل کرکے اسکے مطابق الہامی صاحب سے سلوک کرے۔

یہی بات الہامی صاحب نے عبداللہ آتھم کی حقمین پیشگوئی کرنیکے وقت کہی تھی اور ہمنے بھی اُسیوقت رسالہ نمبر ۹ جلد ۱۵ کے صفحہ ۲۳ مین یہ بات جتا دی تھی۔ کہ بخیال ہدایت یابی طالبِ نشان آسمانی کیلئے موت کی نشان نمائی آسمانی نشان نہین ہے۔ بلکہ یہ شیطانی کام ہے جس سے لوگونکو ڈرانا مقصود ہے۔ گورنمنٹ نے اسکی طرف توجہ نہ کی تو الہامی صاحب نے یہ دہمکی بہت لوگونکو دی جس سے آخر پنڈت کے قتل واقعہ ہونے کی نوبت آئی۔ اب بھی گورنمنٹ اسطرف توجہ نہ کرے گی تو گورنمنٹ کی نسبت یہ بات عموماً خیال کیجائیگی۔ کہ یہ جسقدر الہامی صاحب کے الہامی تلوار چل رہی اور خونریزی ہو رہی ہے یہ گورنمنٹ کی رضامندی سے ہو رہی ہے۔ اور گورنمنٹ کو برملا یہ بات کہی جائیگی

لے بادِ صبا اینہمہ آوردۂ تست۔ عام لوگ یہ بھی کہینگے کہ گورنمنٹ سیر و تماشا دیکھ رہی ہے۔ اور اسنے ہمت او

ایک خونی ہاتھی یا سانڈہ اس غرض سے چھوڑ رکھا ہو کہ وہ لوگونکو ہمیکاٹے اور ڈراوے اور
اُنپر الہامی تلوار چلا کر اُنکا خون کرتا رہے۔ جیسے بعض ظالم و بیرحم دولتمندوں اور امیروں کا
دستور ہو کہ وہ شکاری چیتے کو عاجز بکری پر چھوڑ کر اُسکی جان مروا ڈالتے ہیں۔ اور خود
چہارم اس رسالہ کے صفحہ ۹ کے حاشیہ میں آپنے کہا ہو کہ لیکھرام کی متعلق ایک یہ پیشگوئی تھی
یقضی امرہ فی ست یعنی چھ دن میں اسکا کام تمام کیا جائیگا۔ ابتک مجھے معلوم نہیں کہ یہ پیشگوئی
ہمارے کسی اشتہار یا کتاب یا کسی دوست کی تالیف میں چھپ گئی ہو۔ یا نہیں۔ لیکن ہماری جماعت
میں اسکی عام شہرت ہو۔ اور یقین ہو کہ دوسرون تک بھی یہ پیشگوئی پہنچ گئی ہوگی۔ جیسا کہ
آریوں میں عید کی پیشگوئی پہنچ گئی۔ کیونکہ ہماری کوئی بات راز کے طور پر نہیں رہتی۔ اس
پیشگوئی کا جیسا کہ مفہوم ہے ویسا ہی ظہور میں آیا۔ یعنی لیکھرام ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو زخمی ہوا
اور دن کے چھٹے گھنٹے زخمی ہوا۔ بٹالوی صاحب اگر اس زبانی روایت کا انکار کرتے ہیں تو
حدیثوں کے قبول کرنے میں انہیں مشکل پڑیگی۔ کیونکہ وہ صرف زبانی روائتیں نہیں۔ بلکہ
کم سے کم سو ڈیڑہ سو برس کے بعد لکھی گئی ہیں۔

خاکسار کہتا ہو اس قول میں بھی آپنے کئی افترا بازیاں کی ہیں از انجملہ یہ
کہ وہ حدیث کی زبانی سلسلہ وار روایتونکو جنمیں ایک ثقہ عادل ضابطہ صادق امین اپنے مثل دوسرے
ثقہ سے جو زمانہ صحابہ و تابعین وغیرہ میں پایا گیا ہو روایت کرتا ہو۔ اپنی جماعت کی کذابین جالبین
کی (جنسے زنا کرنا۔ شراب پینا۔ لواطت کرنا۔ ناحق مال مردم کھانا۔ نہر و بحر خونریزی کرنا جسکی رپورٹ
ایک خاص مراسلت کی ذریعہ ہمارے پاس کل کی ڈاک میں پہنچی ہو) کے روایت کی مانند قرار دیتا ہے
جو کسی مسلمان کا کام ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اور اس افترا کا سر اور اس سے آپکا مقصود یہ ہو۔ کہ آپکی
امت میں آپ جماعت کذابین کی مرویات کا بھی وہی اعتبار ہو جائے۔ جیسا کہ اہل اسلام میں احادیث
نبویہ کا اعتبار ہو۔ اور احادیث نبویہ و آثار صحابہ کو کوئی امتیاز و اعتبار و خصوصیت نہ رہی
مگر ہم ان مفتریات سے آنکھ بند کرکے اس قول کی ایک بات کیطرف گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں

اور ایک کی طرف اہل اسلام کی پبلک کو۔ گورنمنٹ کی توجہ کی لائق یہ بات ہے۔ جو
اسمین کہی گئی ہے۔ کہ "ہماری کوئی بات راز کے طور پر نہیں رہتی"۔ جو سراسر کذب ہی اور گورنمنٹ
کو دہوکھ دینے کی غرض سے کہی گئی ہے۔ اور آپ کی بہت باتین ایسی ہیں جو ہمیشہ پولٹیکل راز کے
طور کی سربستہ رہتی ہیں۔ از انجملہ پیشگوئی میعادی ہشت سال ہی جسکی طرف ہم گورنمنٹ کو
بارہا توجہ دلا چکے ہیں گورنمنٹ انسے پوچھے کہ وہ پیشگوئی کیا تھی؟ نہ بتاوے تو ہم سے پوچھے۔
پبلک اہل اسلام کی توجہ کے لائق کی یہ بات ہی کہ جو اسمیں صراحت کے ساتھ اقرار
کیا گیا ہی۔ کہ "چھکڑیون والی پیشگوئی ہمنے کسی کتاب کے اشتہار مین مشتہر نہیں کی"۔ اس سی ہمارے اس
بیان کی تصدیق ہوتی ہے جو صفحہ وغیرہ نمبر ۲ جلد ہذا میں ہمنے کیا ہے۔ اب بھی ناواقف
مسلمان الہامی صاحب کو دہوکھ باز نہ کہین گے؟ اور اسبات پر ایمان نہ لائینگے۔ کہ یہ
صاحب جھوٹ بولکر اپنی پیشگوئی متعلق قتل لیکھرام کو صادق اور واقع کے مطابق بتارہی ہیں۔
اور ہمارے اس سوال کے جواب میں کہ یہ پیشگوئی آپنے کہان مشتہر کی ہے جو آپ نے سکوت کیا
اور آپکے پیروان مہر نبی بخش بٹالوی وغیرہ نے یہ دعوے کیا۔ کہ "ہمنے یہ پیشگوئی بچشم خود دیکھی
ہوئی ہے۔ ہم اسکو کل پیش کرینگے"! یہ محض جھوٹ اور مغالطہ تھا۔ اور یہ پاک جماعت ادنے
امتی سے لیکر حضرت اعلے امام فرقہ تک جھوٹی ہے۔

پنجم۔ اس رسالہ کے صفحہ ۷ میں آپنے کہا ہے۔ اب سید صاحب داز اپیل سرسید
کو کہتے ہیں جو انکو مستجاب الدعوات نہین ملنتے۔ اور انکے پیرو نہین بنجاتے۔) کا فرض ہی
کہ اپنی رائے ناقص کو بدل دین۔ ایسا نہ ہو کہ ایک شخص کی تو جان گئی اور سید صاحب
وہین کے وہیں رہے۔

خاکسار کہتا ہے کہ اس قول میں آپنے سرسید کو اشارتاً دہمکی دی ہے۔ کہ اگر اب بھی
وہ اپنی رائے نہیں بدلینگے اور الہامی صاحب کو مستجاب الدعوات نہیں مانینگے تو جیسے لیکھرام
کی جان گئی۔ ان کی جان بھی نہیں بچے گی۔

ہر چند یہ دہمکی بھی اُنکی معمولی گیدڑ بھبکی ہے۔ مگر سر سید کو اس سے بفکر نہ رہنا چاہیئے
سر سید مسلمانون کی دنیاوی ترقی کے حامی ہیں۔ اور گورنمنٹ کے بھی خیر خواہ خادم گورنمنٹ
ان ہی لحاظ سے الہامی صاحب کی ایسی باتونکا نوٹس لے۔ اور سر سید کو انکی الہامی تلوار سے
بچائے۔ ابھی مسلمانون کو بھی اس بوڑھے ناخدا کی ضرورت ہے۔ اور گورنمنٹ کے لیئے بھی وہ
پیر مرد کار آمد ہے۔

ششم اس رسالہ کے صفحہ ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ میں آپنے ان تین پیشگویون کو نقل کیا ہے
جو براہین صفحہ ۲۴۱ و ۵۱۰ و ۵۵۶ میں آپکو معلم الملکوت کیطرف سے وحی ہوئی تھین۔
ازانجملہ پیشگوئی صفحہ ص ۲۴۱ کو پادریونکا فتنہ قرار دیا ہے۔ اور پیشگوئی ف ۵۱ کو فتنہ
علمار مکفرین۔ اور پیشگوئی صفحہ ۵۵۶۔ کو فتنہ
لیکھرام۔

خاکسار کہتا ہے آپکا یہ بیان اس بیان کے مخالف ہے جو اشتہار ۱۵۔ مارچ ۱۸۹۷ء
میں آپنے کیا ہے۔ اس اشتہار کے متن میں آپ نے پیشگوئی صفحہ ۲۴۱۔ کو قتل
لیکھرام کے متعلق کیا ہے۔ اور اُسکے حاشیہ میں پیشگوئی صفحہ ۵۵۷ کو قتل لیکھرام کے متعلق
اور آریون کا فتنہ قرار دیا ہے۔ اور اس رسالہ استفتا میں پیشگوئی
صفحہ ۵۵۶۔ کو قتل لیکھرام کے متعلق۔ اور آریہ کا فتنہ
قرار دیا ہے۔ یہہ اختلاف و اضطراب
اسبات پر کامل دلیل ہے کہ آپ ان پیشگویون کو بحسب خواہش خود موقعہ پر جمانے اور اُنکے ذریعے
واقعہ قتل لیکھرام کو ۱۷ برس کی الہامی پیشگوئی کا مورد بنانے میں آپ کذب سے کام لیرہے
ہیں۔ یہ تناقض و مخالفت اس امر پر کامل دلیل ہے۔ کہ وہ پیشگوئیان آپ کی من گھڑت ڈہکوسلے
ہیں۔ خدا کیطرف سے نہیں ہیں۔

(ہفتم) ۔۔۔ آپنے کہا ہے کہ شیخ ابوسعید محمد حسین نے

میری پر افترا کیا ہے۔ کہ اور بھی بعض پیشگوئیاں جھوٹی نکلی ہیں۔ پھر اسکے جواب میں لعنت سُناکر کہا ہے۔ "ہم شیخ مذکور کو فی پیشگوئی ایک سو روپیہ نقد دینے کو طیار رہیں اگر وہ ثابت کرینگے۔ کہ فلاں پیشگوئی خلاف واقعہ ظہور میں آئی ہے"۔ مگر کیا وہ بات سُنکر تحقیقات کی درخواست کریگا نہیں اوسکو نخوت نے اندھا کر دیا ہے۔

خاکسار کہتا ہے یہ قول بھی آپ کا افترا سے خالی نہیں جسکا سرّ اور اس سے آپکا مقصود یہ ہے۔ کہ آپکے دام افتادہ احمق یہ سمجھ لیں کہ حضرت اقدس تو مولوی صاحب کو پیشگویوں کی تحقیق کیطرف بلاتے ہیں۔ مگر وہ اسطرف رُخ نہیں کرتے۔

میں اسکے جواب میں لعنت اللہ علی الکاذبین کیوں کہوں۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہر وقت برس رہی ہے۔ اولٰئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون۔ میں تحقیقات کی درخواست آپ کیا کرونگا۔ میں پہلے سے بارہا کر چکا ہوں۔ اور آپ کی پیشگویوں کو جھوٹا بتلا کر ثابت کر چکا ہوں۔ مگر آپ بڑے صاحب حوصلہ و حیا ہیں۔ میری درخواست و تحقیقات کو شیر مادر کی طرح غٹ غٹ کر کے نوش فرما کر ڈکار بھی نہیں لیتے۔ صفحہ ۶۵ نمبر ۲ جلد ہذا میں آپ کی پیشگوئی متعلق تولد فرزند آسمانی بشیر عنموائیل کے جھوٹے ہونے کی تحقیق موجود ہے۔ صفحہ ۳۲ سے ۱۵ نمبر ۲ وغیرہ جلد ۱۶ میں عبد اللہ آتھم کے متعلق آپ کی پیشگوئی کے کذب ہونے کی تفصیل موجود ہے۔ صفحہ ۱۸۹ وغیرہ نمبر ۴ جلد ۱۶ میں شوہر ثانی زوجہ آسمانی جناب کے متعلق آپ کی پیشگوئی کی تکذیب موجود ہے۔ لیکھرام کے متعلق آپ کی پیشگوئی پر اس جلد کے صفحہ ۳۹ وغیرہ میں کچھ گذارش ہو چکا ہے۔

آپ زندہ ہیں اور کچھ شرم و غیرت رکھتے ہیں۔ تو ان پیشگویوں کو سچی بنانے کے لئے مجلس مناظرہ میں قدم رکھیں۔ یہ نہ ہو سکے اور ہرگز نہ ہوگا تو پھر بذریعہ تحریر ہی ہمارے ان مضامین کا جواب دیں یہ نہ ہو سکے اور ہرگز نہ ہوگا (یہ بھی الہامی پیشگوئی ہے اور سچی ہے) تو بالفعل مبلغ چار سو روپیہ نقد حسب وعدہ مرحمت فرماویں باقی پھر سہی۔

نوٹ - اس چارسو روپیہ میں سے ہم اپنے ذاتی خرچ میں ایک پیسہ نہ لائینگے تین سو روپیہ تو مدرسہ نعمانیہ کے ہم ملک کرتے ہیں - مولوی تاج الدین صاحب وکیل ارکن مدرسہ ہمت کرین تو آپ سے وصول کرین - اور ایک سو روپیہ ہم زیور کے لئے آپ کی محبوبہ بی بی کو دینگے - ان سابق شاگردانہ تعلقات کیوجہ سے جو اسکے والدین کو مجھ سے حاصل تھی - اور وہ اس تعلق کیوجہ سے بارہا غریب خانہ سے نان و نمک کھا گئے - اور معہ عزیزہ دغیرہ وزیارات غریب خانہ پر رہ گئے ہیں -

رسالہ سراج المنیر کا جواب

یہ رسالہ ۱۰۰ صفحہ کا ہی - اور یہ وہ رسالہ ہے جسکو آپنے براہین احمدیہ کی موجودہ جلدین چھاپ دینے کے بعد ۱۸۸۶ء میں تصنیف کرنے اور چند ہفتون میں ختم کرکے چھاپ دینے کا وعدہ اشتہار ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء میں مشتہر کیا تھا - آپنے براہین کی لاف زنیون (پیشگویوں) کو تسخیر حمقاء اتباع کیلئے ناکافی سمجھ کر اس رسالہ میں اور پیشگویونکا ان احمقون کو لالچ دیا تھا - اور اسکے ذریعہ سے انکا روپیہ خوب بٹورا مگر اب ۱۸۹۷ء میں وہ رسالہ چھاپا تو اسمیں ۳۷ ایسی پیشگوئیاں درج کیں کہ وہ بجز ایک پیشگوئی ازالہ و چند پیشگویاں اشتہارات ۱۸۹۷ء سب کی سب اسی براہین کی پرانی لن ترانیاں ہیں - الغرض کسی نئی پیشگوئی کا اسمیں نام و نشان نہیں ہے - اور اس طرفہ پر یہ طرہ کہ پانچہزار پیشگویون مین سے (جنکا آپکو دعوی ہے -) اس رسالہ میں صرف سنتیس ۳۷ پیشگوئیاں بمشکل آپنے درج کی ہیں - سو بھی اس حیلہ اور فریب سے کہ ایک ایک پیشگوئی کو کئی کئی بار ذکر کیا - اور انکا نمبر شمار جدا گانہ بنا لیا - مثلاً پیشگوئی متعلق عبداللہ آتھم و لیکھرام کو کئی بار ذکر کرکے انکا نمبر ۱۳ و ۱۵ و ۲۰ و ۳۲ و ۳۳ بنا لیا - و علے ہذا القیاس -

آپ کی اس چالاکی کو دیکھ کر آپ کی جرأت و جسارت پر کمال تعجب آیا کہ آپنے حیا سے کام لیکر یہ نہ سوچا کہ میرا وعدہ کیا تھا - اور یہ کیا کیا - اور آپکے اتباع وام افتادہ حمقاء پر کمال افسوس آیا کہ وہ اس رسالہ کو دیکھ کر بھی الہامی قاتل صاحب کے بدعہد - فریبی - و غدار و مکار ہونیکا یقین نہیں کرتے اور اُسکی پیروی تقلید سے ہاتھ نہیں کھینچتے - اور اس سے نہین پوچھتے کہ

حضرت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں آپ نے ایک نیا رسالہ مشتملہ بر نشانات جدیدہ کا وعدہ دیکر ہم سے روپیہ بٹورا تھا۔ یا اسی سڑیل کتاب جو گیر کی بھرتی مجموعہ اختلاطات شیطانی براہین کے دوبارہ چھاپ دینے کا۔ اور اسکی پرانی لن ترانیوں کا اسمیں اعادہ کردینے کا وعدہ تھا۔

اب اس گمراہ پارٹی کی کوئی صورت امید نہیں ہے۔ ایسی صریح بدعہدی و چالاکی اور فریب بازی پر وہ متنبہ ہو کر راہ یاب نہ ہوئے تو آئندہ کیونکر ہونگے۔ الحق وہ اسکی تقلید میں اندھے بہرے ہو گئے اور ان آیات کے مصداق بنگئے ہیں۔ اولٰئک الذین طبع اللہ علی قلوبہم وسمعہم وابصارہم واولٰئک ہم الغفلون ﴿نحل﴾ فمن یہدی من اضل اللہ ومالہم من ناصرین

ہم انکی اشتہارات ۱۸۹۷ء اور پرانی لن ترانیوں براہین احمدیہ کا جواب کیا دیں جو بارہا دیچکے ہیں اور اپنے وقت رسالہ اور روپیہ کا خون کیوں کریں ملمع نو بر طبق خر سواری مفت فوج طفلان مفت "مطبع مفت کا روپیہ مفت" کا وقت بے مصرف جسکو بجز ان فریب بازیوں کے کوئی کام نہیں، اور یہاں تو سب کچھ قیمتی ہے۔ اور جن پیشگوئیوں پر ایذا کا جواب ہماری تحریرات سابق میں نہیں آیا وہ الہامی قاتل ہے صرف دعاوی ہیں انکے وقوع و تحقق کا نمونہ انکو دکھلانے سے پہلے دعوے نہیں تو ثبوت بیجا۔ اور اسکے جواب دینے کی ضرورت ہی کیا۔ ہاں اس مقام میں ان لاف زنیوں کے علاوہ اُس کی چند لن ترانیوں کا جواب دینا ضروری ہے جو ذیل میں دیا جاتا ہے۔ اوّل آپنے اس رسالہ کے صفحہ ۳ میں اعتراف کیا ہے کہ رسول و مرسل و نبی ہونیکا مجھے دعوی ہے۔ مگر نہ حقیقی معنے سے بلکہ مجازی معنے سے جیسا کہ حدیث میں مسیح موعود کے حق میں مجازی معنے سے نبی کا لفظ بولا گیا ہے **الجواب** قرآن و حدیث میں غیر رسول و غیر نبی کو خدا کا رسول و نبی نہیں کہا گیا۔ آپ میں ایک ذرہ شرم و حیا ہے تو ایک آیت یا حدیث ایسی بتادیں جسمیں غیر نبی کو خدا کا رسول یا خدا کا نبی کہا گیا ہو۔ حضرت مسیح موعود کے حق میں جو لفظ نبی بولا گیا ہے وہ حقیقی معنے سے بولا گیا ہے۔ فتوی تکفیر میں حدیث ملاحظہ کریں اور اس ہوکہ بازی سے شرماویں۔

دوم۔ اسکے صفحہ ۴ میں آپنے فرمایا ہے میںنے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ میں فضل خدا اپنے پر مسیح سے کم نہیں دیکھتا **الجواب** آپنے جو انبیاء کی توہین کی وہ ہم رسالہ جلد ۱۲ و ۱۴ میں و ضمیمہ فتوی اور جواب آسمانی فیصلہ اور جلد ہذا کے صفحہ ۸ وغیرہ میں بیان کر چکے ہیں ہم ان سب توہینات سے قطع کر لیں تو

آپکی تکفیر کیلئے یہی تین کافی ہی۔ جو آپکے اس قول میں پائی جاتی ہی کہ تین مسیح سے کم نہیں۔

سوم اسکے صفحہ ۵ میں آپنے کہا ہی کہ میری کاموں سے مجھے پہچانو **الجواب** ہمنے آپکے یہی کام دیکھے ہیں غیر مذاہب کے لوگوں اور انکے معبودوں کو گالیاں دینا اور انکے بدلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دلوانا۔ اور مسلمانوں کے علماء و مشائخ کو لعنتیں کرنا۔ اور بدذات۔ حرامزادہ وغیرہ گالیاں دینا تقریر و تحریر میں سچ نہ بولنا اسلام کا وکیل بنکر جھوٹی پیشگوئیاں کرنا۔ اور مخالفوں سے اسلام کی ہنسی کرانا وغیرہ وغیرہ انہیں کاموں سے ہمنے آپکو پہچانا ہے کہ آپ بڑے کذاب ہیں یا وہ کیا کہیں نا طرز خطاب مانع ہی۔

چہارم۔ اسکے صفحہ ۹۴ میں آپنے کہا ہی کہ ابو سعید محمد حسین۔ و سید احمد خان۔ و فلاں فلاں نو اشخاص قادیان میں آویں اور دو گھنٹہ تک چپ رہ کر میرا وعظ سنیں۔ اور پھر قسم کھاویں کہ پیشگوئیاں متعلق عبد اللہ آتھم و لیکھرام وغیرہ دروغگویاں ہیں۔ اور اکتالیس روز میں عذابکا مزہ پاویں **الجواب**۔ ان نو اشخاص میں سے اور تو کوئی بھی آپ کی لن ترانیوں کیطرف توجہ نہیں کرتا۔ ہاں ایک میں ہی آپکا گاہک ہوں جو آپکی خوش قسمتی سی آپکے رد خیالات و مقالات کو جوش و ولولہ میں مصرعہ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ✦ کا مصداق ہو رہا ہوں سو میں حاضر ہوں جب حکم ہوگا قادیان میں حاضر ہو جاؤنگا۔ بشرطیکہ آپ میری رسالہ نمبر ۲ جلد ہذا صفحہ ۵۳ وغیرہ کو ملاحظہ فرماکر میری جائز شروط کو مان لیں اور اپنی ناجائز شروط کو واپس لیں۔ یا میرے اعتراضات کا جواب دیکر اپنی شرائط کی ضرورت ثابت کریں۔ **اشتہار قطعی فیصلہ ۱۹ مئی ۱۸۹۷ء کا جواب** یہ خاکسار تو تعمیل حکم اشتہار ۱۹ مئی کو بھی تیار ہی۔ جیساکہ تعمیل حکم رسالہ سراج المنیر (حاضری قادیاں) کیلئے تیار ہے۔ وہ یہ صرف یہی ہی کہ آپ بیان کر دیں کہ قادیان میں آنیکا حکم جو رسالہ سراج المنیر میں ہوا تھا اس حکم سی منسوخ ہوا یا ان دو متخالف حکموں کے اجراء میں الہام غلطی کھا گیا۔ اور ایک اینچ جو کسر رہ گئی ہی کہ آپ وہ نشان جو ایک سال کی عرصہ تک آپ دکھلائینگے متعین نہیں کیا اس کسر کو بھی نکال دیں۔ تا کہ ایسا نہو کہ میرے گوڑتہ کی گھنڈی ٹوٹ جاوے یا کپڑی میلے ہو جاویں تو آپ اسکو اپنے لیے نشان آسمانی قرار دیں یا اپنی پاجامے سے ایک جوں نکالکر مار دیں یا ایسا ہی کوئی اور نشان دکھاویں جو اس بیت کا مصداق ہو ؎
این کرامت ولی ماچہ عجب ✦ گربہ شاشید گفت باراں شد ✦ زیادہ کیا عرض کروں صفحہ ۱۵۲ جلد ہذا ملاحظہ فرماویں ✦

بازاری نکردے۔ لہذا ہم میاں غلام محی الدین صاحب مہتمم طبع رپورٹ کو اطلاع دیتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے مضمون میں ایک